بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **27**/مارچ 2010ء بمطابق **10**/ربیع الثانی 1431ھ بروز ہفتہ بوقت صبح 11 بجکر 30 منٹ پرزیر صدارت جناب سپیکر محمد اسلم بھوتانی، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

یٰۤاَیُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَنۡ یَّرۡتَدَّ مِنۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِہٖ فَسَوۡفَ یَاۡتِی اللّٰہُ بِقَوۡمٍ یُّحِبُّھُمۡ وَ یُحِبُّوۡنَہٗۤ ۙ اَذِلَّۃٍ عَلَی الۡمُوۡمِنِیۡنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ۫ یُجَاھِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلَا یَخَافُوۡنَ لَوۡمَۃَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ۝ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمۡ رٰکِعُوۡنَ ۝ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ۔

پارہ نمبر ۶ سورۃ المآئدہ آیات نمبر ۵۴، ۵۵

ترجمہ: اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہوگی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہوگی اور نرم دل ہونگے مسلمانوں پر اور سخت اور تیز ہونگے کفار پر، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا بھی نہ کریں گے، یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے، اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور زبردست علم والا ہے۔ مسلمانو! تمہارا دوست خود اللہ ہے اور اسکا رسول ہے اور ایمان والے ہیں جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور وہ رکوع (خشوع وخضوع) کرنے والے ہیں۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (وقفہ سوالات) ڈاکٹر آغا عرفان صاحب اپنا سوال پکاریں۔

Dr. Agha Irfan Karim: Question No 167 .

☆ 167 ڈاکٹر آغا عرفان کریم:　　<u>مورخہ 26 فروری 2010ء کا مؤخر شدہ</u>

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:۔

صوبائی حکومت کے زیرانتظام بلوچستان' سندھ کراچی اور اسلام آباد میں سال 2008ء تا تا حال مزید بلڈنگ تعمیر کرنے کے علاوہ آرائش وزیبائش پر کل کسقدر رقم خرچ کی گئی ہے۔ نیز ان کاموں کا ٹھیکہ کن کن ٹھیکیداروں کو دیا گیا' تفصیل بھی دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

بلوچستان ہاؤس اسلام آباد کی تزئین و آرائش کا ٹینڈر سال 2008ء میں مینٹیننس i کوئٹہ نے کیا' بعد میں اکتوبر 2008ء کو یہ کام دفتر ہذا میں تبدیل ہو گئے۔ یہی تمام اس دفتر میں دسمبر 2008ء تک ہے اس کے بعد یہ تمام کام مینٹیننس iii میں تبدیل کردیئے گئے جن کی لاگت اور خرچہ اس دفتر میں درج ذیل ہوا۔

کام کا نام	نام ٹھیکیدار	تخمینہ لاگت	خرچہ
تزئین و آرائش نیو بلاک بلوچستان ہاؤس اسلام آباد	یونی ٹون انجینئر گورنمنٹ کنٹریکٹر	Rs.7.400(m)	Rs.20,56,907/-
امپرومنٹ نیو بلاک بلوچستان ہاؤس اسلام آباد	ایضاً	Rs.15.500(m)	Rs.51,30,513/-

نیز 2008ء تا تا حال بلوچستان ہاؤس کراچی کی آرائش وزیبائش پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نمبر شمار	سال	نام ٹھیکیدار	خرچ کی گئی رقم
1۔	2008-09	صاحب خان	5,000,000/-
2۔	2009-10	امام بخش	85,000/-
3۔	2009-10	165,000/-	ٹینڈرڈ
4۔	2009-10	95,000/-	ٹینڈرڈ

Mr . Speaker: Question No 167. Answer be taken as read, Any supplementary on 167 ?

Dr. Agha Irfan Karim: No supplementary .

جناب سپیکر: وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: محترم مولانا عبدالواسع صاحب' سینئر وزیر نے ڈیرہ اسماعیل خان جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی صاحبہ' وزیر نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم بابو محمد رحیم مینگل صاحب' وزیر نے نجی ضروری کام کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم حاجی عین اللہ شمس صاحب' وزیر نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم میر امان اللہ نوتیزئی صاحب' وزیر نے اپنے والد محترم کے علاج کے غرض سے کراچی جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ زرینہ زہری صاحبہ' مشیر برائے وزیر اعلیٰ' نے آج کے اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترمہ حسن بانو صاحبہ' مشیر برائے وزیر اعلیٰ' نے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم میر حمل کلمتی صاحب' وزیر نے سرکاری امور کی وجہ سے کوئٹہ سے باہر جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

(رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں)

سرکاری کارروائی

(i) بلوچستان پراسیکیوشن خدمات کی (تشکیل' فنکش اور اختیارات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2010ء)۔

جناب سپیکر: وزیر محکمہ پراسیکیوشن' بلوچستان پراسیکیوشن خدمات کی (تشکیل' فنکش اور اختیارات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2010ء) پیش کریں۔

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر محکمہ پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ): میں وزیر محکمہ پراسیکیوشن' مس راحیلہ حمید درانی' بلوچستان پراسیکیوشن خدمات کی (تشکیل' فنکش اور اختیارات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء

(مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2010ء) پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: بلوچستان پراسیکیوش خدمات کی (تشکیل،فنکش اوراختیارات) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2010ء) پیش ہوا۔

وزیرمحکمہ پراسیکیوشن،بلوچستان پراسیکیوش خدمات کی (تشکیل،فنکش اوراختیارات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ: میں وزیرمحکمہ پراسیکیوشن، مس راحیلہ حمید درانی، تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان پراسیکیوشن خدمات کی (تشکیل،فنکش اوراختیارات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا بلوچستان پراسیکیوشن خدمات کی (تشکیل،فنکش اوراختیارات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے؟ May rise their hands. جوحق میں ہیں۔تحریک منظور ہوئی۔بلوچستان پراسیکیوشن۔۔۔۔(مداخلت)

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (قائدایوان): جناب سپیکر! آپ معزز اراکین سے پوچھیں کہ کسی نے یہ مسودہ قانون پڑھا بھی ہے یا نہیں؟ کم ازکم میں نے تو نہیں پڑھا ہے۔

جناب سپیکر: کیبنٹ نے approve کیا ہے،جب ہی یہ ہمارے پاس آیا ہے۔تو It is presumed that it has been read and understood . تحریک منظور ہوئی۔بلوچستان پراسیکیوشن خدمات کی (تشکیل،فنکش اوراختیارات) کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 3 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے۔

(ii) بلوچستان ویلیوایڈڈ ٹیکس کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2010ء)۔

جناب سپیکر: وزیرخزانہ بلوچستان ویلیوایڈڈ ٹیکس کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2010ء) پیش کریں۔

میر محمد عاصم کردگیلو (وزیرخزانہ): میں وزیرخزانہ بلوچستان میر محمد عاصم کردگیلو، بلوچستان ویلیوایڈڈ ٹیکس کا

مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2010ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: بلوچستان ویلیوایڈڈ ٹیکس کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2010ء) پیش ہوا۔ وزیر خزانہ بلوچستان ویلیوایڈڈ ٹیکس کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ بلوچستان، میر محمد عاصم کرد تحریک پیش کرتا ہوں کہ، بلوچستان ویلیوایڈڈ ٹیکس کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعدوانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا، بلوچستان ویلیوایڈڈ ٹیکس کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 4 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعدوانضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے؟۔۔۔۔ (مداخلت) جی حبیب الرحمٰن محمد حسنی صاحب!

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر بی۔ واسا اور QGWSP): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمٰن محمد حسنی صاحب!

وزیر بی واسا اور QGWSP: جناب سپیکر! یہ جس طرح پیش کیا گیا ہے یہ بہت اہم نوعیت کا ہے۔ میرے خیال میں اسکو اس طرح مستثنیٰ قرار نہیں دینا چاہیئے۔ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے تا کہ اس پر بحث ہو۔

کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی (وزیر امور نوجوانان): جناب سپیکر!

Mr . Speaker: Yes Captain, But you go to your own seat, You are not on your own seat .

آپ کا مائیک نہیں کھلے گا جب تک آپ اپنی سیٹ پر نہیں جائیں گے۔ You are not on your own seat . جی کیپٹن عبدالخالق اچکزئی صاحب!

وزیر امور نوجوانان: جناب سپیکر! with your permission جس طرح Hon'able Member حبیب الرحمٰن محمد حسنی صاحب نے کہا کہ اسکو اس طرح مستثنیٰ قرار نہیں دینا چاہیئے بلکہ اس کو کمیٹی کی سپرد کر دینا چاہیئے۔ میں حبیب صاحب کی اس بات کی حمایت کرتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کی سپرد کیا جائے۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! اگر اس کو کمیٹی کے سپرد کریں گے مجھے اعتراض نہیں ہے۔

Mr . Speaker: Ok,the Finance Minister has no objection .

وزیرخزانہ: جی ہاں مجھے اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ویلیو ایڈڈ ٹیکس کے مسودہ قانون کو Is referred to Finance Standing Committee for further deliberations . جی۔ Minister Forest is on a point of order .

مولوی عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات وجنگلی حیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں بھی حبیب الرحمٰن حسنی صاحب اور کیپٹن عبدالخالق کی۔۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ہو گیا وہ ہم نے اسٹینڈنگ کمیٹی فنانس کو refer کردیا۔

وزیر جنگلات وجنگلی حیات: بہرحال جناب سپیکر! میں کچھ اور عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر جنگلات وجنگلی حیات: بلوچستان میں لوڈشیڈنگ کا دورانیہ انتہائی بہت زیادہ ہے۔اور اسوقت پورے بلوچستان کے لوگوں کی زمینداری ہیں سیب' چیری' آلو' سبزیاں ہیں ان کا سارا دارومدار بجلی پر ہے۔کاریزیں خشک ہو چکی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بھی' وہ بھی ہم سے ناراض ہے' اس دفعہ موسم سرما میں نہ خاطر خواہ برفباری ہوئی ہے نہ بارشیں۔اور دوسری طرف بجلی کا یہ حال ہے۔میں خود زمیندار ہوں اس وقت ہمارے باغات کو پانی کی ضرورت ہے۔اور پانی کی سطح روز بروز نیچے جارہی ہے۔ہماری زمیندار ایکشن کمیٹی کے ارکان آپ کو پتا ہے کہ اسلام آباد میں ایوان صدر کے سامنے پارلیمنٹ کے سامنے دھرنا دیئے بیٹھے ہوئے ہیں۔اور ہمارے علاقوں کی طرف سے بھی ہمیں یہ شکایات مل رہی ہیں کہ بھئی ہم روڈ بلاک کردیں گے' دھرنا دیں گے۔اس سلسلے میں ہمارے قائد ایون چیف منسٹر چیف آف ساراوان ہیں اور بڑی محترم شخصیت ہیں۔میں اُن سے یہ اپیل کروں گا کہ وہ سرکاری سطح پر تمام بلوچستان کے لوگوں سے نماز استسقاء کی اپیل کریں۔لوگ اللہ سے توبہ کرے تاکہ آسمان بھی ہم پر مہربان ہوجائے۔اور اسلام آباد میں ہمارے پانی وبجلی کے وفاقی وزیر' ہمارے چیئرمین واپڈا' بلوچستان کا واپڈا اسٹیشن' ہمارے چیف' ہماری کیسکو ان کی مجبوریوں کا بھی ہمیں احساس ہے۔کیونکہ آئے دن بجلی کے ٹاور اُڑائے جارہے ہیں۔اُن کو سالانہ بہت زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑرہا ہے۔ان کی مجبوری کا بھی ہمیں احساس ہے۔لیکن کم ازکم ان کو عوام کی مجبوریوں کا بھی احساس ہو۔کیونکہ لوگوں کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے وہ بھی نہ ہو پھر لوگ کہاں جائیں۔میں سی ایم سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ وفاقی حکام سے رابطہ کریں۔اور لوگوں کو بجلی کی لوڈشیڈنگ کے اس عذاب سے نجات دلادیں تاکہ لوگ

خوشحال ہوں۔اب اگر لوگ روڈ پر نکلیں گے روڈ بلاک کریں گے۔ ہمارے حلقے میں ہمارے لوگ جب روڈ بلاک کریں گے تو میں حیران ہوں کہ میں کس کے ساتھ کھڑا ہو جاؤں؟ حکومت کے ساتھ کھڑا ہو جاؤں یا اپنے حلقے کے لوگوں کے ساتھ؟ میں بھی شش و پنج میں ہوں۔تو اس شش و پنج سے ہمیں سی ایم صاحب نکال سکتے ہیں۔اور میں اُن سے یہ اُمید کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ان مشکلات سے نکال دیں گے۔شکریہ۔

جناب سپیکر: جی وزیر خزانہ صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): سپیکر صاحب! ہمارے آنریبل منسٹر صاحب بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔اس سے پہلے بھی کئی دفعہ ہم اور سی ایم صاحب نے وزیر اعظم اور راجہ پرویز اشرف سے جو ہمارے واٹر اینڈ پاور کے concerned منسٹر ہیں بات چیت کی ہے' پہلے بھی ہمارا یہی پوائنٹ تھا اب جو ہمارے زمیندار گئے ہوئے ہیں انہوں نے بھی یہی پوائنٹ اُٹھایا ہے کہ ہم زمیندار بالکل تباہ و برباد ہو گئے ہیں۔اور آج اخباروں میں بھی آیا ہے۔کل حاجی لشکری صاحب نے اس پریسینٹ کے اجلاس سے واک آؤٹ بھی کیا تھا۔ ہمارے جتنے بھی بلوچستان کے زمیندار ہیں وہ اسلام آباد میں ہیں۔کل راجہ پرویز اشرف جو واٹر اینڈ پاور کے وفاقی وزیر ہیں میر ہمایوں کرد اور حاجی لشکری رئیسانی صاحب بھی ساتھ تھے انہوں نے زمینداروں سے ملاقات کی اور انہیں یقین دہانی کرائی کہ اب ہم بلوچستان کے زمینداروں کو پندرہ گھنٹے بجلی دینگے۔اور سی ایم صاحب اسلام آباد جا رہے ہیں انشاءاللہ دوبارہ ان سے بات کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔تھینک یو۔قائد ایوان صاحب! آپ کی رائے چاہیئے' دو گھنٹے کی بحث ہے لیکن ہیلتھ منسٹر صاحب بھی آج سرکاری کام کی وجہ سے نہیں ہیں اور اِس کے جو original mover جعفر خان صاحب ہیں اُن کی طرف سے بھی request آئی ہے کہ اس کو تیس تاریخ کے اجلاس کے لئے اگر ہم ڈیفر defer کر دیں' آپ کی رائے چاہیے؟

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (قائد ایوان): ٹھیک ہے اس کو defer کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔تحریک التوا پر جو دو گھنٹے کی بحث تھی اس کو تیس تاریخ کے اجلاس کے لئے defer کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی . Agha Irfan karim Sahib on a point of order

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: سر! پورے بلوچستان میں واپڈا (کیسکو) کے مختلف گرڈ اسٹیشنز ہیں۔اور یہاں سیکورٹی

کے حوالے سے اب جو بھرتیاں ہو رہی ہیں۔ اور پرانے سیکورٹی آفیسرز جو ٹرینڈ ہیں اُن کو رکھا جا رہا ہے ہمارے قلات، منگچر اور سوراب ان گرڈ اسٹیشنوں میں ایف سی کے پرانے جو ریٹائر ہو چکے ہیں ان کو بھرتی کیا جا رہا ہے۔ تو لوگوں کی یہ ڈیمانڈ ہے کہ ہماری پولیس کے، بلوچستان کانسٹیبلری کے، بی آر پی کے اور ڈسٹرکٹ پولیس کے اچھے ٹرینڈ لوگ ہیں اُن کو اگر بھرتی کیا جائے۔ ایک تو وہ لوکل بھی ہیں اور بیروزگاری میں بھی مدد ملے گی اور وہ اپنے فرائض اچھی طرح اپنے علاقوں میں انجام دیکیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کا point on record آ گیا۔ یقیناً پراونشل گورنمنٹ QESCO سے take up کریگی۔ جی صادق عمرانی صاحب!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات وتعمیرات): شکریہ جناب سپیکر! آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ جناب! بلوچستان خصوصاً نصیر آباد، جعفر آباد اور ہمارے بلوچستان سے ڈیلی مال مویشیوں کی بے تحاشا سمگلنگ ہو رہی ہے۔ جسکی وجہ سے یہاں گوشت کی قلت ہے۔ ایک دن ہم اور وزیر داخلہ صاحب اکٹھے آ رہے تھے تو دیکھا ڈیڑھ سو گاڑیاں at a time جا رہی ہیں۔ جناب! یہ بارڈر cross کر کے افغانستان اور ایران سمگلنگ ہو رہی ہیں جس کے اثرات علاقے پر پڑتے ہیں۔ تو جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میری request ہے کہ اس کی روک تھام کے لئے فوری طور پر اقدامات اُٹھائے جائیں۔

جناب سپیکر: آپ کا point on record آ گیا، وزیر داخلہ سن رہے ہیں یقیناً ہوم ڈیپارٹمنٹ اور پولیس کو وہ ہدایات جاری کرینگے کہ اس کا تدارک کیا جائے۔ اچھا اگر آپ چاہتے ہیں تو وزیر۔۔۔۔ جی وزیر داخلہ! صادق عمرانی صاحب کے point پر اگر آپ کچھ بات کرنا چاہیں۔ ok۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر مال): پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی زمرک خان صاحب!

وزیر مال: صادق صاحب کی بات ٹھیک ہے جو مال مویشی جاتے ہیں۔ لیکن اس میں ایک مسئلہ یہ ہے کہ جب لوگ یہاں سے قلعہ عبداللہ بازار چمن بازار یا اپنے گاؤں کے لئے دنبے اور گائیں جو روزانہ کا استعمال ہیں ذبح کرتے ہیں، لے جاتے ہیں تو یہاں بلیلی چیک پوسٹ پر ان کو رو لیتے ہیں۔ تو اس کے لئے طریقہ کار اس طرح بنالیں کہ ہمارے جو ڈسٹرکٹ کے لوگ ہیں ان کو تکلیف نہ پہنچے۔ باقی ٹھیک ہے جو سمگلنگ ہیں وہ بند کر دیں اس پر ہمارا کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہمارا ڈسٹرکٹ کا جو مسئلہ ہے وہ کسی طریقے سے حل کریں۔

جناب سپیکر: جی اچکزئی صاحب! آپ کا point بھی اسی سے related ہے۔ ٹھیک ہے آپ سب بات

کریں پھر وزیر داخلہ صاحب بولیں گے۔

کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی (وزیر امور نوجوانان): جناب! صادق صاحب نے جو بات کی یقیناً اس میں کوئی شک نہیں ہے سمگلنگ بے تحاشا اور روزانہ basis پر ہو رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس طرح زمرک خان نے پوائنٹ آؤٹ کیا کہ اسے اگر آپ کوئٹہ بلیلی چیک پوسٹ پر یا کوئٹہ سے towards the Bolan side پر رکوائیں گے تو اس سے ہمارا ڈسٹرکٹ بھی affect ہوگا۔ لیکن حقیقت میں سمگلنگ تو ہو رہی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے قلعہ عبداللہ اور چمن کے نام پر ہو رہی ہے ڈسٹرکٹ تو ہمارا ایک ہی ہے۔ لیکن ایک سسٹم ہونا چاہیے کہ short of border چیکنگ نہ ہوں۔ بارڈر پر اس کی جتنی بھی روک تھام ہو سکتی ہے ہماری ایجنسیز ہیں ہماری فورسز ہیں وہ بیشک ان کو روکیں اُس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ سر! secondly ' میں پہلے بھی یہ پوائنٹ یہاں اسمبلی میں ذکر کر چکا ہوں اور ریکارڈ بھی کرا چکا ہوں کہ چمن بارڈر کو پچھلے دس دن سے سیل کیا ہوا ہے۔ وہاں پر امریکن فورسز یا نیٹو کی فورسز آئی ہوئی ہیں یا across the border وہاں انہوں نے سارے گیٹ بند کیے ہوئے ہیں۔ یہاں سے ایف سی والے لوگوں کو تنگ کرتے ہیں ساری گاڑیاں short of border ایک ڈیڑھ کلومیٹر پر روک لیتے ہیں۔ پچھلے اجلاس میں بھی میں نے اس کا ذکر کیا تھا کیبنٹ میں بھی میں نے یہ ریکویسٹ کی تھی چیف سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے تھے ہوم سیکرٹری صاحب بھی تھے کہ سر! ایف سی اتھارٹیز سے یہ پوائنٹ take up کیا جائے یا ان سے یہ معلومات کم از کم لیجئے کہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر بارڈر سیل کیا ہوا ہے؟ اور روزانہ تیس ہزار بندے across the border کاروبار کے لئے جاتے ہیں جن کی دکانیں ہیں کنٹینرز ہیں اور شام کو واپس آتے ہیں ان کا آنا جانا وہ that is, they are trouble سارا کاروبار رُک گیا ہے لوگ جا نہیں سکتے ہیں نہ آ سکتے ہیں۔ plea وہ یہ دے رہے ہیں کہ آپ کے اُوپر یا تو next time آپ کو ویزے پر جانا پڑیگا۔ ابھی ایک دن کے لئے کون ویزا ایشو کریگا کس کو ایشو کریگا کون اس کی verification کریگا یہ سمجھ سے بالاتر چیزیں ہیں۔ آپ کے توسط سے آپ سے اس ایوان کے توسط سے request ہے کہ وہ جو حکام بالا جن سے یہ concerning point ہیں اُن سے رابطہ کیا جائے اور ان سے معلومات حاصل کی جائیں کہ بارڈر سیل کیوں ہے اور یہ سلسلہ کب تک چلتا رہیگا؟ تھینک یو جناب!

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ وزیر داخلہ صاحب!

سید احسان شاہ (وزیر صنعت وحرفت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: وزیر انڈسٹریز صاحب بھی بات کریں تو پھر اکٹھے جواب دیدیں۔

وزیر صنعت وحرفت: شکریہ جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے کچھ عرض کرنے کا موقع فراہم کیا۔ جناب والا! جس طرح آغا صاحب نے سیکورٹی کے حوالے سے ایک پوائنٹ اُٹھایا تھا' میں میرانی ڈیم کے حوالے سے کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ جناب! وہاں جو سیکورٹی کے لوگ باہر سے آتے ہیں۔ جب واپڈا والوں سے ہم نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہمارے laws میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ہم سیکورٹی کیلئے جہاں کہیں آدمی لینگے وہ پاکستان آرمی کے ریٹائرڈ بندے ہونگے۔ تو اس کے تحت جناب والا! ہمارے ڈسٹرکٹ کیچ میں' گوادر میں' پنجگور میں ان علاقوں میں پاکستان آرمی کے ریٹائرڈ جوان کوئی نہیں ہے۔ لہذ وہاں security job کیلئے لوگ پنجاب سے آتے ہیں یا NWFP سے آتے ہیں یا سندھ سے۔ تو میری اتنی سی گزارش ہے کہ ہمارے علاقے میں عمان آرمی کے ریٹائرڈ بہت سارے جوان ہیں جو میجر رینک تک کے لوگ ہیں تو اس میں ترمیم کی جائے یا خاص طور پر ان علاقوں کے لئے اس کو relax کیا جائے تا کہ مقامی لوگوں کو روزگار مل سکیں۔ اور اس حوالے سے جناب والا! وہاں علاقے میں کافی بے چینی بھی پائی جاتی ہے اس کے علاوہ میں میر صادق عمرانی کی اس بات کو سپورٹ کرتا ہوں جناب! ہمارے علاقوں میں جہاں بارڈرز لگتے ہیں مند ہے گوادر کا علاقہ ہے وہاں سے بے تحاشا گائیں، بیل، بکریاں ایران سمگلنگ ہو رہے ہیں۔ جناب! اس وقت ڈسٹرکٹ کیچ میں ایک بکری کی قیمت سات سے آٹھ ہزار روپے تک ہیں۔ تو ہوم منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اس پر پابندی لگائیں تا کہ کم از کم یہ سلسلہ رک جائے اور مقامی لوگوں کی جو ضرورتیں ہیں وہ پوری ہوسکیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب! میرے خیال میں اس ٹاپک پر بہت سارے ممبران بات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ سب کی باتیں سنیں جب سب بات کرلیں تو پھر فائنل آپ سے جواب لیں گے۔ جی جتک صاحب!

حاجی علی مدد جتک: جناب سپیکر صاحب! میں بھی اس بارے میں بات کرونگا۔ جناب سپیکر صاحب! پچھلے ڈیڑھ سال سے ڈیلی ہزاروں کی تعداد میں اونٹ' گائیں اور بکریاں تفتان افغانستان کی طرف جارہی ہیں۔ جب میں فوڈ منسٹر تھا تو میں نے ڈی سی او دالبندین سے پوچھا کہ بھائی آپ لوگوں کو پرمٹ جاری کررہے ہیں تو ابھی بھی دالبندین اور چاغی کے' میرے خیال ایک ہی دالبندین میں ڈی سی او بیٹھتا ہے وہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کو پرمٹ ایشو issue کرتا ہے میں ہوم منسٹر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈی سی او کو یہ پاور ہے کہ وہ پرمٹ ایشو کرے؟ لاکھوں کی تعداد میں راتوں رات تفتان اور ایران سمگلنگ ہو رہے ہیں۔ یہ ڈیڑھ دو سال سے ہو رہا ہے اس کا نوٹس لیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔اورکوئی اس matter پر بات کرنا چاہتا ہے؟ جی عبدالرحمٰن مینگل صاحب!

میر عبدالرحمٰن مینگل (وزیر معدنیات): شکریہ جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہونگا۔ کہ واقعی یہ مسلسل، جب ہم by road آر سی ڈی ہائی وے سے سفر کرتے ہیں تو وہاں سے مسلسل ہزاروں کی تعداد میں روزانہ سینکڑوں ٹرکیں مال ومویشویوں سے بھر بھر کے بارڈر کی طرف move ہوتے ہیں۔ آیا وفاقی گورنمنٹ ان کو پرمٹ ایشو کرتی ہے یا وہاں بارڈر پر، کون ایشو کرتا ہے؟ کس rule کے تحت یہ بارڈر پاس کر کے کاروبار کرتے ہیں۔ گوشت کی قیمت اتنی زیادہ ساڑھے تین سو چار سو روپے کلو ہے آج غریب لوگ گوشت کھانے کی سوچ بھی نہیں سکتے۔ لہٰذا آپ کے اور اس ایوان کے توسط سے میں گزارش کرتا ہوں کہ وفاقی گورنمنٹ اگر اس طرح پرمٹ ایشو کرتی ہے تو اس کو پابند کیا جائے۔ ہوم منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں ان سے request ہے کہ صوبائی حوالے سے بارڈر پر ان کو پابند کیا جائے تاکہ مال ومویشی باہر لے جانے پر پابندی ہو۔ تھینک یو جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اور کوئی بات کرنا چاہتا ہے؟ جی محترمہ نسرین کھیتران صاحبہ!

محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر): جناب سپیکر صاحب! میں بھی اس پر کچھ عرض کروں جس طرح ایوان کے لوگوں نے جس طریقے سے یہ بات کی ہیں کہ مال ومویشی یہاں سے سمگل کیے جاتے ہیں۔ یہ پنجاب سے بلوچستان کے ذریعے سے آتے ہیں یہاں سے سیدھا افغانستان سمگل کیے جاتے ہیں۔ ہرنائی، کوہلو اور بارکھان سے، جتنے بھی ہمارے پاس مویشی ہیں وہ سارے وہاں سے زیادہ قیمت پر ٹھیکیدار جو بھی concerning آدمی ہے وہ دھڑا دھڑ لیتا ہے، ایک طریقہ کار ہوتا ہے کہ چلو کسی limit پر وہ فروخت کیے جائیں لیکن وہ تو ٹرکوں کو بھر بھر کے روزانہ سینکڑوں کے حساب سے لے جاتے ہیں۔ یہ آنے والے وقت میں ہمارے لئے بہت زیادہ تکلیف دہ ہوگا۔ کیونکہ اس طریقے سے ان کی جو پروڈکشن ہے وہ کم ہو جائیگی اور اس کے بعد ہم لوگ ہمارے اپنے علاقے کے لوگ یا جتنے بھی علاقے کے لوگ ہیں ان کو گوشت میسر نہیں ہوگا جیسے عبدالرحمٰن صاحب نے کہا کہ گوشت اتنا مہنگا ہو گیا ہے، جب اس رفتار سے ان کی سمگلنگ ہوگی تو میرا خیال ہے کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ ہم گوشت کے نام کو ترس جائینگے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ جی محترمہ غزالہ صاحبہ!

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (وزیر ترقی نسواں): تھینک یو جناب سپیکر صاحب! میں بھی اپنے محترم میر صادق عمرانی صاحب کی بات کی تائید کرتی ہوں۔ اور ہم بھی یہی کہیں گے کہ ان کی سمگلنگ بالکل ممنوع قرار دی جائے۔ اور اسپیشلی جیسے جتک صاحب نے بھی کہا کہ پرمٹ جو ایشو ہوتے ہیں اُن کا بھی کوئی طریقہ کار ہونا چاہیے کہ کس

طریقے سے پرمٹ ایشو کریں۔ گوشت چار سو سے ساڑھے چار سو روپے کلو جا رہا ہے اس کے علاوہ عیدالضحیٰ آتی ہے اس میں آپ دیکھیں کہ کتنے لوگ قربانی کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی قیمتیں اتنی بڑھی ہوئی ہوتی ہیں کہ لوگ afford نہیں کر سکتے ہیں۔ تو ان سب چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنے ملک اور صوبوں کے جو علاقے ہیں district wise ہم ہر طرح سے اپنے لوگوں کا خیال رکھتے ہوئے ان چیزوں کے اوپر ضرور نظر ثانی کریں۔ Thank you so much۔

جناب سپیکر: ok۔ آغا عرفان صاحب! جی بولیں۔

ڈاکٹر آغا عرفان کریم: تھینک یو سر! محترم دوستوں نے جس طرح بات کی، اور صادق صاحب کی اس proposal کی میں بھی تائید کرتا ہوں۔ پوائنٹ یہ ہے سر! کہ جس طرح میرے دوست نے کہا کہ ڈسٹرکٹ چاغی اور ہمارے اس طرف قلعہ عبداللہ اور پشین ڈسٹرکٹس آتے ہیں جو bordering ڈسٹرکٹس ہیں۔ تو میرے پاس کئی دفعہ مختلف لوگ آئے ہیں کہ آغا صاحب ہمیں آپ ڈی سی او صاحب سے پرمٹ لیکر دیں۔ لیکن ہمیں سننے میں یہ آیا ہے کہ یہ پرمٹ مرکز issue کرتا ہے۔ تو kindly یہ کلیئر کی جائے کہ آیا یہ پرمٹ وہاں سے issue ہو رہے ہیں legal export permits ہیں یا ہمارے ڈی سی او کچھ لین دین کر کے یہیں سے گزار رہے ہیں۔ تو اگر یہاں ہیں تو وزیر داخلہ صاحب ہمارے آنرایبل لیڈر آف دی ہاؤس بھی یہیں پر موجود ہیں سر! ان پر سختی سے پابندی لگائی جائے۔ ہمارے آنرایبل منسٹرز، ایم پی ایز اِن علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی آج یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو وہ بہتر طریقے سے لیڈر آف دی ہاؤس کو اور آپ کو سر! فید کر سکیں گے۔ کہ اِن کی actual پوزیشن کیا ہے؟ اور یہ کس طرح ہمارے ملک سے جا رہے ہیں؟ باقی جو دوستوں نے بات کی کہ گوشت کی پرائز ساڑھے چار سو روپے ہوگئی ہے، آگے جا کر میرے خیال میں شاید کوئی خرید بھی نہ سکے۔ اور ابھی ہم نہیں خرید سکتے ہیں اسلئے تو اس سپیڈ میں جا رہے ہیں۔ یہاں سے جناب! اس کو سختی سے قابو کیا جائے۔

جناب سپیکر: ok جی حبیب محمد حسنی صاحب!

میر حبیب الرحمٰن محمد حسنی (وزیر پی۔ واسا و QGWSP): جناب سپیکر! جیسے میر صادق عمرانی صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ مسئلہ اُٹھایا ہے۔ بہت ہی اہم مسئلہ ہے خاص کر جو بارڈر کے ڈسٹرکٹس ہیں، وہاں سے جس طرح اونٹ، بھیڑ اور بکریاں لے جائی جا رہی ہیں اس سے بالکل وہاں وہ ناپید ہوگئے ہیں۔ وہاں ابھی نہ اونٹ ہیں نہ بھیڑ ہیں نہ بکریاں سب مہنگے داموں خرید کر لے گئے ہیں۔ جناب سپیکر! اس میں ایک قانون موجود ہے اس میں ہوا یہ ہے کہ جو ڈسٹرکٹ بارڈر سے touch ہوتے ہیں جیسے قلعہ عبداللہ، چاغی، واشک اور مکران کے کچھ

ڈسٹرکٹس ہیں' ایک قانون ہے پتہ نہیں 1974ء کا ہے کب کا ہے اس میں یہ ہے کہ جو جو بارڈرز والے علاقے ہیں ان تک پرمٹ کے ذریعے جو بھی سامان ہو چاول، دال، بھیڑ بکریاں پہنچانے کے لئے نہ کہ بارڈر پار کرنے کے لئے مگر ابھی یہ ہو رہا ہے کہ وہاں ڈی سی اوز صاحبان بہت زیادہ پرمٹ جاری کر رہے ہیں اور وہ ان علاقوں کے لئے نہیں بلکہ سمگلنگ کے لئے استعمال ہو رہے ہیں وہ سیدھا بارڈر کراس کر دیتے ہیں۔ اس میں وفاقی گورنمنٹ کے بھی کچھ ایکسپورٹ پرمٹ ہے' ان کا کوئی طریقہ کار ہے وہ بھی میرے خیال سے غلط ہے یہاں ایک چیز خود نہیں ہے اس کو آپ کس طرح ایکسپورٹ کر رہے ہیں؟ اور اسی طرح ڈی سی اوز صاحبان کر رہے ہیں وہ بھی غلط ہے' اس پر پابندی لگانی چاہیے۔ ہمارے بلوچ علاقوں میں سارے لوگ بھیڑ بکریاں پالتے ہیں ان کا ذریعہ معاش یہی ہیں۔ ابھی ظاہر ہے وہ غریب لوگ ہیں مہنگے داموں میں انہوں نے سب بیچ دیئے ابھی بیٹھے ہوئے ہیں تو اس پر سخت پابندی لگانی چاہیے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے سب کی بات ہوگئی۔ جی ہوم منسٹر صاحب! آپ please respond کریں آنرایبل ممبرز اور منسٹرز نے جو لائیوسٹاک کی سمگلنگ کے حوالے سے بات کی۔

میر ظفر اللہ خان زہری (وزیر داخلہ): N.O.C وغیرہ یہ وفاقی گورنمنٹ issue کرتی ہے میرے خیال آج وفاقی وزیر لائیوسٹاک کا اسٹیٹمنٹ بھی ہے کہ کس سال میں کتنے N.O.C's دیئے ہیں۔ باقی جو ہمارے ڈی سی اوز ڈسٹرکٹ لیول پر N.O.C's دیتے ہیں۔ اس پر اگر دوستوں کو کچھ پریشانی ہے تو اپنی colleagues کی ایک کمیٹی بنا کے انشاءاللہ تمام ڈی سی اوز کو یہاں بلا کے اس کا مستقل حل نکالیں گے۔

جناب سپیکر: اور آپ پولیس کو بھی کہیں کہ جی یہ جو سمگلنگ ہوتی ہے اس پر keep an eye اُس پر بھی ایک watch رکھیں۔

وزیر داخلہ: جناب سپیکر! جو بھی ہوتا ہے وہ بارڈر پر ہوتا ہے۔ وہاں already ہماری ایف سی deploy ہے' جس کے لئے انشاءاللہ لائحہ عمل کچھ طے کر لیتے ہیں ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو جی۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 30/مارچ 2010ء بوقت گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بارہ بجکر پانچ منٹ پر اختتام پذیر ہوا)